وساوس کا علاج

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

وَساوِس کا عِلاج

شیخُ العرب والعجم عارف باللہ مُجدّدِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم مُحمّد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الاُمت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم مُحمّد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

کتاب کا نام : وَسَاوِس کا عِلاج

از افادات : عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت : ۶/ ذوالقعدۃ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۲/ اگست ۲۰۱۵ء بروز ہفتہ

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس : 11182 رابطہ: 92.21.34972080+ اور 92.316.7771051+

ای میل : khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

❁❁❁❁

کسی گلفام کو کفنا رہا ہوں
جنازہ حسن کا دفنا رہا ہوں
لگانا دل کا ان فانی بتوں سے
عبث ہے، دل کو یہ سمجھا رہا ہوں

وَسَاوِس کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِيْ خَشْيَتَكَ وَ ذِكْرَكَ وَاجْعَلْ هَمِّيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَللّٰهُمَّ وَمَا ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ رَخَاءً وَشِدَّةً فَمَكِّنِّيْ سُنَّةَ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةَ الْاِسْلَامِ[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میرے دل کے وساوس کو اپنے خوف اور ذکر سے بدل دیجیے اور میرے (پگھلا دینے والے) غم اور خواہشات کو ان اعمال

---

[1] اَلْفِرْدَوْسِ بِمَأْثُوْرِ الْخِطَابِ لِلدَّيْلَمِي: ١/٤٧٤ (١٩٣٠)، المعاصر

سے بدل دیجیے، جن میں آپ کی محبت اور رضا ہو، اے اللہ! آپ مجھے وسعت و فراخی کے ذریعے آزمائیں یا تنگی و سختی سے، بہر صورت مجھے راہِ حق اور شریعتِ مطہرہ پر ثابت قدم رکھیے۔

وَسَاوِسِ شیطان کی حقیقت

ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو زیادہ طاقت نہیں دی، وہ آپ کو اٹھا کر کسی مندر میں نہیں لے جاسکتا، کسی پنڈت کی پوجا پاٹ میں نہیں لے جاسکتا، سینما ہال میں نہیں لے جاسکتا، اس کو ہمارے اوپر کوئی طاقت نہیں سوائے اس کے کہ ہمارے قلب میں کچھ خیالات ڈال دیتا ہے اور پھر وہ خیالات قلب کے اوپر ہی رہتے ہیں قلب کے اندر داخل نہیں ہوتے، بس یہ وساوس مؤمن کے لیے اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں، اگر یہ وساوس نہ آتے تو آپ کسی مولوی سے بات بھی نہ کرتے، یہ اُن ہی کا صدقہ ہے جو آپ اِن کی جوتیاں اٹھاتے ہیں۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان کردہ تمثیل

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک شخص کو کسی سے عشق تھا لیکن اس کا پتہ نہیں معلوم تھا، رات دن اس کی یاد میں رویا کرتا تھا، ایک مرتبہ رات کو بارہ بجے پاگلوں کی طرح اپنے معشوق کو تلاش کر رہا تھا۔ کوتوالِ شہر نے اسے دیکھ کر سمجھا کہ یہ چور ہے، اسے کیا معلوم کہ یہ بیچارہ عاشق ہے، دیوانہ ہے، پاگل ہے، پہلے زمانہ میں کوتوال گھوڑے پر گشت کرتے تھے تو کوتوال نے اس کو پکڑ کر مارنا شروع کر دیا، اس نے پوچھا کہ بھئی! ہمیں کیوں مارتے ہو؟ کوتوال نے کہا کہ تم اتنی رات کو کیوں گشت کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہم پاگل دیوانے آدمی ہیں، کوتوال نے کہا کہ نہیں، تم چور ہو اور دو کوڑے اور لگائے۔

پٹائی سے بچنے کے لیے وہ بھاگا اور بھاگتے بھاگتے ایک باغ کے قریب پہنچ گیا اور دیوار کود کر باغ میں پہنچا تو وہاں اس کی

اپنے معشوق سے ملاقات ہو گئی، تب اس نے کہا کہ اے خدا! تھانیدار کے ہر کوڑے پر اس کو ثواب عطا فرما، اس مصیبت پر تیرا بے شمار شکر ہے جس نے مجھے میرے محبوب سے ملا دیا۔ اسی طرح ان وساوس کے ڈنڈوں نے آپ کو مولویوں سے ملایا، پیروں سے ملایا، اللہ والوں سے ملایا، ورنہ دولت میں کھیلنے والا اللہ والوں کو کہاں یاد کرتا ہے؟ یہ وساوس کے ڈنڈے ہیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ تک پہنچاتے ہیں۔ میں خود ان وسوسوں سے پچیس سال تک پریشان رہا، یہاں تک کہ میں نے عاجز ہو کر اپنے شیخ شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو فارسی میں یہ مصرع لکھا ؎

کجا رویم بفرما ازیں جناب کجا

وساوس ختم ہی نہیں ہوتے، ہر وقت دماغ گرم رہتا ہے، میں لاکھ جھٹکتا ہوں، مگر وہ دماغ پر چڑھے رہتے ہیں، تو میں آپ کی بارگاہ اور آپ کی چوکھٹ کو چھوڑ کر اب کہاں جاؤں؟ حضرت نے لکھا کہ

سر ہما نجا نہہ کہ بادہ خوردئی

جہاں تو نے اللہ کی شرابِ محبت پی ہے، اسی مے کدے کی چوکھٹ پر سر رکھ کر پڑا رہ۔ الحمد للہ! آج وساوس کا پتہ ہی نہیں، اب بُلانے سے بھی نہیں آتے۔ غرض یہ وساوس کے ڈنڈے ہمیں بارگاہ تک لے جائیں گے، لیکن جب آپ دربار میں داخل ہو جائیں گے پھر یہ قریب بھی نہیں آئیں گے۔

وَسَاوِسِ شیطان کا پہلا علاج

اس کی مثال میں مشکوٰۃ شریف کی شرح میں مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ وساوس شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور شیطان مثل اس کتّے کے ہے جو دنیاوی بڑے آدمیوں کے گیٹ کے باہر کھڑا ہوتا ہے۔[۲] جب آپ ملنے جاتے ہیں تو کتّے کے بھونکنے سے پریشان نہیں ہوتے، بلکہ بنگلہ والے سے کہتے ہیں کہ اپنے کتّے کو خاموش کیجیے۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

---

[۲] مرقاۃ المفاتیح: ۱/۱۳۶، باب فی رد الوسوسۃ، المکتبۃ الامدادیۃ

ہیں کہ اسی طرح شیطان سے بحث کرنے اور اس کو جواب دینے کا حکم نہیں دیا گیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کا حکم دیا گیا کہ تم ہماری پناہ مانگو اور اللہ تعالیٰ سے کہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اللہ میاں! یہ شیطان آپ کا کتّا ہے، ذرا اس کو خاموش کردیں۔ جس طرح بنگلے والوں کے پاس خاص کوڈ، خاص الفاظ ہوتے ہیں، جب وہ الفاظ کہتے ہیں تو کتّا دُم ہلاتا ہوا واپس ہوجاتا ہے، تو شیطان اللہ کا کتّا ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم کتّے سے نہ لڑو بلکہ ہم سے پناہ مانگو، یہ ہمارے کوڈ سمجھے گا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وہ خاص کوڈ ہے جس کو سن کر وہ دُم دبا کر بھاگ جائے گا، لیکن ایک زمانہ ہم اُن سے فریاد کرتے رہیں تب وہ اس کو خاموش کریں گے، اس کی مدّت آپ کے ذمہ نہیں ہے، اللہ کے ذمہ ہے، اللہ جانتے ہیں کہ کب تک اس کتّے کو بھونکواتے رہیں گے اور اس میں آپ کی تربیت ہے کہ آپ اپنی عاجزی دیکھیں کہ آپ لاکھ چاہتے ہیں کہ شیطان نہ آئے مگر پھر بھی چلا آرہا ہے۔

وَسَاوِسِ شیطان کا دوسرا علاج

خواجہ عزیز الحسن مجذوب رحمۃ اللہ علیہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص خلفاء میں سے تھے، شیطان کے وسوسوں کے بارے میں ان کا ایک شعر ہے۔

بھلا اُن کا منہ تھا میرے منہ کو آتے
یہ دشمن اُنہی کے اُبھارے ہوئے ہیں

یہ دشمن اللہ میاں نے پیدا کیا ہے اور اس کے اتنے فوائد ہیں جس کی حد نہیں، مثلاً یہ کیا کم ہے کہ انسان اپنی عاجزی دیکھ لیتا ہے کہ دل میں وساوس کا سیلاب چلا آرہا ہے جس کو میں روک نہیں سکتا۔

وَسَاوِس شیطان کا تیسرا علاج

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ، جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللهِ، إِنَّ أَحَدَنَا يَجِدُ فِيْ نَفْسِهٖ يُعَرِّضُ بِالشَّيْءِ لَأَنْ يَّكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ، فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ كَيْدَهٗ إِلَى الْوَسْوَسَةِ قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ رَدَّ أَمْرَهٗ مَكَانَ رَدَّ كَيْدَهٗ[۳]

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا کہ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) بسا اوقات ہم میں سے کسی کے دل میں ایسے ایسے وسوسے آتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جانا اس کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، بنسبت اس کے کہ وہ اس (وسوسہ) کو بیان کرے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (تین بار تکبیر کہتے ہوئے) فرمایا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر!

۳؎ سنن ابی داؤد: ۲/۳۴۰ باب فی رد الوسوسۃ، ذکرہ بروایۃ ابن قدامۃ، ایچ ایم سعید

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس ذات نے شیطان کے مکر و کید کو صرف وسوسہ تک ہی محدود رکھا۔ (مرتب)

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ أَمْرَہٗ إِلَی الْوَسْوَسَۃِ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس ذات نے شیطان کے مکر و کید کو صرف وسوسہ تک ہی محدود رکھا۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے شیطان کی طاقت کو صرف وسوسہ تک محدود کر دیا کہ وہ صرف وسوسہ ڈال سکتا ہے، زبردستی گناہ نہیں کرا سکتا۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے توجہ ہٹا کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیا، لہٰذا جب وسوسے نہ جائیں تو اس کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرو اور یہ کہو کہ واہ رے میرے اللہ! کیا شان ہے آپ کی کہ چھوٹے سے دل میں خیالات کا سمندر ڈال دیا، ذرا سے

قلب میں سارا عالم چلا آرہا ہے، سارا سعودیہ، سارا بنگلہ دیش، سارا پاکستان اس میں سمایا جارہا ہے، یہ چھوٹا سا دل آپ کی قدرت کا نمونہ ہے، تو شیطان سوچے گا کہ میں نے تو چاہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ سے دور ہو جائے مگر یہ تو اور معرفت حاصل کررہا ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ سے اور قریب ہورہا ہے پھر شیطان بھاگے گا۔

وَسَاوِسِ شیطان کا چوتھا علاج

ان وساوس کا ایک آسان علاج اور بھی ہے اور وہ یہ کہ جس شیخ سے آپ کو مناسبت ہو، کچھ دن اس کے پاس رہ پڑو، جب روشنی آتی ہے تو اندھیرے چلے جاتے ہیں۔ اگر آپ بزرگوں کے ساتھ لگے رہے تو پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ میں آپ سے کہوں گا ذرا اپنے وسوسوں کو آواز دینا، اپنے ماضی کو آواز دینا۔

غزل اُس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عہدِ رفتہ کو آواز دینا

تو پھر کوئی آواز بھی نہیں آئے گی، آپ یاد کریں گے تو وہ وساوس یاد بھی نہیں آئیں گے، مگر وسوسہ اپنے وقت پر جاتا ہے، لیکن ہمارے لیے یہ انتظار کرنا بھی مضر ہے کہ یہ کب جائے گا۔

وَسَاوِسِ شیطان کا پانچواں علاج

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وسوسہ کا علاج عدمِ التفات ہے، نہ اس میں مشغول ہوں نہ اس کو بھگانے کی کوشش کریں، اس کو بھگانا اور اس کو بلانا دونوں مضر ہیں۔

وَسَاوِس سے جَلْباً وَسَلْباً بچیں

جیسے بجلی کے ننگے تار کو اگر آپ جھٹکیں گے کہ یہ ہمارے پاس سے بھاگے، تو اس سے چپک کر رہ جائیں گے، اگر آپ اس کو پکڑیں گے تو وہ آپ کو پکڑ لے گا یعنی جَلْباً و سَلْباً اس سے دور رہو، نہ اس کو حاصل کرو، نہ بھگاؤ، بس یہ سمجھ لو کہ قلب ایک شاہراہ ہے، اس شاہراہ پر صدر بھی چلیں گے، جنرل

بھی چلیں گے، بھنگی بھی چلے گا اور سور بھی چلے گا۔ تو قلب کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک شاہراہ بنایا ہے، جس میں مؤمن اللہ کا ذکر کرتا ہوا بادشاہ کی طرح چل رہا ہے اور ساتھ ساتھ سور، چمار اور کتّے بھی چل رہے ہیں، کسی کو کیا حق حاصل ہے کہ شاہراہ پر دخل دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ دل ایسا ہی بنایا ہے اور یہ وساوس تربیت کے لیے ہیں، دل کو پختہ کرنے کے لیے ہیں، اگر وساوس نہ آئیں تو ہم خدا کی طرف رجوع بھی نہ کریں، یہ وساوس محبوب کی طرف سے ڈنڈوں کا انتظام ہے، آہستہ آہستہ پیٹھ پر لگاتے لگاتے اللہ والوں تک پہنچا دیتے ہیں اور بندہ اللہ والا ہو جاتا ہے۔

وَسَاوِسِ شیطان کا چھٹا علاج

وساوس کا ایک علاج اور بھی حدیث میں ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے **الجامع الصغیر** میں لکھا ہے کہ جب تم کو گناہ کے وساوس یا اعتقادیات مثلاً کفر وغیرہ کے

وساوس آئیں تو کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ[۴] یہ کلمہ شیاطین کی کھوپڑی پر ڈی ڈی ٹی کا کام کرتا ہے۔ جیسے اگر کھٹمل مچھر پر ڈی ڈی ٹی چھڑک دو تو سب ختم ہو جاتے ہیں، اسی طرح اس کلمہ سے شیطانی وساوس ختم ہو جاتے ہیں۔

حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص اس کی فکر کرے گا کہ وسوسے چلے جائیں، وہ مصیبت میں رہے گا اور صحت بھی خراب ہو گی، بس اس کا ایک علاج ہے کہ تم اس کا خیال ہی چھوڑ دو کہ یہ وسوسے کب جائیں گے؟

جعلی پیر کا واقعہ

جیسے ایک جعلی پیر اپنے مرید کے یہاں ٹھہر گیا، مرید نے پہلے دو تین دن تو خوب گوشت، انڈے، مرغی وغیرہ کھلایا، سوچا کہ پیر صاحب دو تین دن رہیں گے، جب ایک مہینہ ہو گیا اور

---

[۴] کنز العمال: ۲۴۶/۱ (۱۲۳۷) الفصل فی الشیطان ووسوسة، مؤسسة الرسالة

مرید کے پاس سب پیسے ختم ہوگئے تو وہ رونے لگا اور کہا حضور! اب آپ میرے ہاں کبھی نہیں آئیں گے، جعلی پیر نے کہا کہ کیوں نہیں آؤں گا، ہمیں تم سے اتنی محبت ہے، تم ہم کو اتنا کھلا پلا رہے ہو، ہم ضرور آئیں گے، مرید کہنے لگا کہ نہیں، اب آپ کبھی نہیں آئیں گے، جعلی پیر نے کہا کہ تم کو کیسے معلوم ہوا کہ میں اب نہیں آؤں گا؟ مرید نے کہا کہ حضور! جب آپ جائیں گے نہیں تو آئیں گے کیسے؟ تو وَساوِس کے جانے کا انتظار نہ کرو کہ یہ کب جائیں گے ورنہ جعلی پیر کی طرح چپک جائیں گے۔

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا حکیمانہ ارشاد

بلکہ حاجی صاحب کا یہ جملہ دُہرا لیجیے کہ اے اللہ! کیا شان ہے آپ کی کہ قلب ڈیڑھ چھٹانک کا چھوٹا سا بنایا اور اس میں خیالات و وساوس کا سمندر ڈال دیا کہ آنکھ بند کی اور خیالات کا سارا سمندر دل میں آگیا، آسمان و زمین، سورج و چاند اور جس ملک کو چاہے سوچ لیجیے، وہ دل میں آجائے گا، کیا شان ہے اللہ تعالیٰ

کی! تو جب شیطان دیکھے گا کہ میرا بزنس لاس (Loss) میں جارہا ہے، میں وساوس ڈال کر اس کو اللہ تعالیٰ سے دور کر رہا تھا لیکن اس نے میرے وساوس کو بھی ذریعۂ معرفت بنالیا۔

آلامِ روزگار کو آساں بنادیا
جو غم ملا اُسے غمِ جاناں بنادیا

یعنی ہم نے دنیا کے غم کو بھی اللہ کے غم میں داخل کردیا، یہ سمجھ کر کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جب تک وہ چاہیں گے غم رہے گا اور جب چاہیں گے ختم ہوجائے گا۔

وساوس کے متعلق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کا ذاتی حال

میں نے تو اپنا قصہ آپ کو بتادیا ورنہ اپنا حال بتانا ٹھیک نہیں ہے، مگر آپ کی اصلاح و تربیت کے لیے اپنا ذاتی حال بتادیا کہ بیس پچیس سال تک وسوسے نہیں گئے، میں جتنا خیالات کو بھگا رہا تھا وہ اتنے زیادہ آرہے تھے، معمولی معمولی کام پہاڑ کی طرح بڑے

نظر آتے تھے، لیکن اس کا فائدہ اب محسوس ہوا کہ ایک اللہ والے حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے چپکے رہنے کی توفیق ملی، اگر وساوس نہ آتے اور پریشانی نہ ہوتی تو اللہ والوں کے پاس جانے کو دل ہی نہ چاہتا، یہ وہی کوتوال کے ڈنڈے ہیں جنہوں نے محبوب تک پہنچا دیا۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں ؂

بہار من خزاں صورت گل من شکل خار آمد
چوں از ایمائے یار آمد ہمی گیرم بہار آمد

یعنی میری بہار خزاں کی شکل میں آئی اور میرا پھول کانٹوں کی شکل میں آیا لیکن چوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آیا لہٰذا میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری بہار انہی کانٹوں میں ہے۔ تو میری تربیت کے لیے یہ سارا انتظام اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوا، میں نے پچیس سال تک تکلیف اٹھائی لیکن اللہ تعالیٰ کے راستہ میں پڑا رہا۔ اس لیے میں کہتا ہوں کہ وسوسہ آپ کو ذرّہ برابر نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

مریض وسوسہ کے لیے ایمان کی بشارت

جن کو زیادہ وسوسے آتے ہیں ان کو حدیث میں ایمان کی بشارت دی جارہی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم کو ایسے وسوسے آتے ہیں کہ ان کو منہ پر لانے سے بہتر ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہوجائیں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی ذَاكَ صَرِيْحُ الْإِيْمَانِ[۵] یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔ معلوم ہوا کہ جن کو زیادہ وسوسے آتے ہیں، ان کا ایمان زیادہ قوی ہوتا ہے۔

مریض وسوسہ کے لیے دوسری بشارت

اسی لیے مُلّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں وساوس کے بارے میں فرماتے ہیں:

أَللِّصُّ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ الْخَالِيَ[۶]

چور خالی گھر میں نہیں جاتا، جہاں دولت ہوتی ہے وہیں جاتا ہے۔

---

۵ صحیح مسلم: ۷۹/۱، باب بیان الوسوسۃ فی الایمان وما یقول من وجدھا، ایچ ایم سعید

۶ مرقاۃ المفاتیح: ۱۳۶/۱، باب فی رد الوسوسۃ، المکتبۃ الامدادیۃ

لہٰذا وساوس کی کثرت دلیل ہے کہ تمہارے دل میں ایمان کی دولت موجود ہے، جس کو شیطان چُرانا چاہتا ہے لیکن چُرا نہیں سکتا، صرف پریشان کر سکتا ہے اور پھر اس میں مزہ بھی ہے۔

وساوس کی تمثیل سے وضاحت

دیکھیے! ایک آدمی اپنے محبوب کے پاس جارہا ہے، اب کچھ لوگ اس کو وسوسہ ڈال رہے ہیں کہ کہاں جارہے ہو، تمہارا محبوب تو کچھ نہیں، اس کے اندر کوئی جمال نہیں، دو اِس کان میں کہہ رہے ہیں، دو اُس کان میں کہہ رہے ہیں، ایسے میں وہ دندناتا چلا جائے کہ ہم اپنے محبوب کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے، تو یہ ہے مکمل محبت۔ اسی طرح محبت کے امتحان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ایسے شیاطین مقرر کر دیے جو اس کے کان میں کچھ کہتے ہیں لیکن مؤمن اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اللہ کا بن کے رہتا ہے، لہٰذا یہ وساوس ہماری تکمیل محبت کا ذریعہ ہیں اور پھر آپ کو ان وساوس

سے جو تکلیف ہوتی ہے اس پر آپ کے درجات کی ترقی ہوتی ہے، آپ کے گناہ معاف ہوتے ہیں یعنی کفّارۂ سیئات اور ترقیٔ درجات اور اللہ والوں کے قرب کا ذریعہ ہے۔

ہو جاتی ہے مئے تیز غریب الوطنی میں

تم خانقاہ میں چالیس دن لگالو پھر ان شاء اللہ اس کا اثر دیکھو گے بلکہ اگلے ماہ میں بنگلہ دیش جارہا ہوں، اگر تم بھی بنگلہ دیش آجاؤ تو اور اچھا ہے تاکہ مُربّی بھی بے وطن ہو اور طالب بھی بے وطن ہو، ہم بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے گھر سے دور ہوں اور تم بھی، جب دونوں بے گھر ہوتے ہیں تب زیادہ فضل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت زیادہ برستی ہے۔ اس پر میرا ایک شعر سن لیجیے ؎

مانا کہ بہت کیف ہے حُبُّ الوطنی میں
ہو جاتی ہے مے تیز غریب الوطنی میں

جب انسان اللہ تعالیٰ کے لیے اپنے وطن سے دور ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ تیز والی پلاتا ہے، چناں چہ اپنے وطن میں نماز روزہ کا

مزہ تب آئے گا جب آپ اللہ تعالیٰ کے لیے بے وطن ہوں گے، جب دین سکھانے والا بھی بے وطن ہو، اپنے بچوں سے دور ہو اور سیکھنے والے بھی دور ہوں تو پھر کیا پوچھنا؟ کم سے کم ایک مہینہ بنگلہ دیش ٹھہر جاؤ، جہاں میں ٹھہرتا ہوں۔ وہاں کے میزبان نے ایک میٹروبس خریدی ہے اور مجھے خبر دی کہ آپ کے لیے خریدی ہے تاکہ آپ جہاں جانا چاہیں ہم میٹروبس سے آپ کو مع احباب لے جائیں۔ دیکھو! ہمارے ایسے محبت کرنے والے وہاں ہیں، اللہ تعالیٰ بنگلہ دیش میں عظیم الشان کام لے رہا ہے، یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ جس ملک میں اللہ تعالیٰ جس سے کام لینا چاہتے ہیں، اُس ملک والوں کے دلوں میں اس مربی کے لیے حسنِ ظن اور محبت ڈال دیتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں ایسے بڑے بڑے محدثین مجھ سے بیعت ہیں کہ پورے ملک میں ان سے بڑا کوئی عالم نہیں اور وہ لوگ ہند و پاک کے بڑے بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں، جیسے مولانا ہدایت اللہ صاحب بنگلہ دیش

کے سب سے بڑے محدث ہیں، کسی بڑے سے بڑے عالم کی طرف رجوع نہیں ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ان کے دل میں حسن ظن ڈال دیا۔

وساوس کا طبّی علاج

اس کے علاوہ میں آپ کو طبّی مشورہ دیتا ہوں کہ روزانہ سر پر تیل کی مالش کراؤ تاکہ دماغ تر رہے اور دوستوں میں رہو، اکیلے مت رہو، ہر وقت اللہ والے دوستوں میں رہو، کمزور دل و دماغ والوں کے لیے خلوت مضر ہے، ایسے مریضوں کے لیے چھ ماشہ خمیرہ موتی اصلی یا خمیرہ آبریشم، عرقِ عنبر ایک چمچہ اور چار چمچہ عرقِ گلاب کے ہمراہ صبح شام خالی پیٹ پی لو ان شاء اللہ قلب میں قوت آجائے گی۔ بزرگوں نے لکھا ہے کہ کبھی دل و دماغ کمزور ہوجانے سے بھی وَساوِس کا غلبہ رہتا ہے جیسے کمزور آدمی کو ہر کوئی تھپڑ مارتا ہے، اسی طرح شیطان بھی تھپڑ لگاتا چلا جاتا ہے، دیکھتا ہے کہ اس کا دل و دماغ کمزور ہے، اس لیے

جب دل و دماغ کو قوّت پہنچے گی تو پھر ان شاء اللہ قوّتِ مدافعت پیدا ہوجائے گی اور شیر آپ کو بکری لگے گا، ہاتھی مچھر لگیں گے اور جب قلب کمزور ہوجاتا ہے تو بلی بھی کودتی ہے تو لگتا ہے کہ شیر آگیا۔ تو قلب کی قوّت کے لیے یہ دو نسخے بتادیے اور میرا خاص ایک مشورہ بھی ہے وہ یہ کہ تنہا نہ رہیں، ہر وقت دوستوں میں رہیں اور دوست بھی ایسے جن سے آپ کو مناسبت ہو اور وہ آپ کو ہنساتے رہیں تاکہ دماغ اس میں مشغول رہے۔

میں یہ وساوس کا علاج بتارہا ہوں کیوں کہ میں خود مبتلا رہا ہوں۔ اُس زمانہ میں میرا سر وساوس کے بوجھ سے گرم ہوجاتا تھا، میں لاکھ چاہتا تھا کہ وسوسے نہ آئیں مگر وساوس جان نہیں چھوڑتے تھے لیکن اپنے بزرگوں سے سن رکھا تھا کہ اپنے کام میں لگے رہو اور اللہ والوں سے لگے لپٹے رہو، جب تک بریانی پکتی ہے اس وقت تک دیگ کو آگ پر سے نہیں ہٹایا جاتا ورنہ

بریانی کچی رہ جاتی ہے۔ بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے تہجد، ذکر اور تلاوت سے اپنی ذات تک پہنچایا اور بعضوں کو خالی وساوس سے پہنچایا، پریشانی، ذہنی کوفت اور حزن و غم سے وہ اتنا تیز چلا کہ نفل والے پیچھے رہ گئے، صاحبِ حزن اللہ تعالیٰ کا راستہ اتنا تیز طے کرتا ہے کہ نفل اور وظیفے والے اس تک نہیں پہنچ پاتے کیوں کہ حزن و غم سے دل پاش پاش ہو جاتا ہے اور حدیث میں ہے:

أَنَا عِنْدَ الْمُنْكَسِرَةِ قُلُوْبُهُمْ [ے]

اللہ تعالیٰ ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتے ہیں، جیسے جب گھر بنتا ہے تو اس میں توڑ پھوڑ ہوتی ہے، اسی طرح وساوس بھی توڑ پھوڑ کرتے ہیں، خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

ے کشف الخفاء للعجلونی ۲/۳۸۸ (۲۸۳۶)، مکتبۃ العلم الحدیث / التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف: ۱۶۳

الحمد للہ! یہ فقیر اس راستہ سے گزر چکا ہے اس لیے آپ کو تسلی دے رہا ہوں کہ ایک وقت آئے گا کہ ان شاء اللہ سب وساوِس ختم ہو جائیں گے۔ اللہ کرے آپ کو ایسے دوست مل جائیں جو خوش دل ہوں، خوش الحان ہوں، خوش ذوق ہوں اور تھوڑا سا مزاح بھی جانتے ہوں۔

❁❁❁❁

گلوں سے دُور ہو جس کا نشیمن
وہی بلبل اسیر گل نہیں ہے
گل افسردہ سے دل کا کیا لگانا
یہ کیا نادانی بلبل نہیں

اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

از: محی السنۃ حضرتِ اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاء اللہ تعالیٰ ملے گی۔

۱) تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات و سنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲) ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳) اخلاقِ ذمیمہ (برے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص وطمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام

رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵) صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶) نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان و اقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کر کے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

۷) سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸) کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن و جمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء و اظہار، معروف و مجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود

شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹) پریشان کن حالات و معاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہُوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر و ثواب ہو گا۔

۱۰) اپنے شب و روز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنتِ مؤکدہ، سُنتِ غیر مؤکدہ، مستحب و مباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر و شرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

دل میں آنے والے مختلف قسم کے وساوس نہ صرف یہ کہ ذہنی کوفت و پریشانی کا سبب بنتے ہیں، بلکہ کبھی کبھی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی و بدگمانی کا باعث بھی بن رہے ہوتے ہیں اور رفتہ رفتہ انسان نیک عمل سے اکتاہٹ کا شکار ہونے لگتا ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو امراض جسمانی سمیت امراض روحانی کے بھی نبض شناس تھے، آپ نے اس مرض کی نہایت باریک بینی سے تشخیص فرمائی اور قرآن وحدیث کی روشنی میں بطور علاج کچھ ایسے نسخے ارشاد فرمائے جو زیر نظر مختصر رسالہ کی زینت ہیں۔ جن سے بے شمار لوگ مستفید ہو رہے ہیں۔

باقاعدہ ان نسخوں پر عمل کر کے ہر قسم کے وساوس سے بآسانی چھٹکارا پایا جاسکتا ہے۔